REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

جلد ۵۰ / ۱۵ ۔ ۲۰ صلح ۱۳۴۰ ہش ۔ ۲۰ جنوری ۱۹۶۱ء ۔ نمبر ۱۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— از مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۹ جنوری بوقت نو بجے صبح

چند دنوں سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو دوپہر کے بعد اعصابی ضعف اور بے چینی کی تکلیف ہوجاتی رہی ہے۔ صبح کے وقت طبیعت عموماً بہتر ہوتی ہے۔ اس وقت بھی طبیعت نسبتاً بہتر ہے ؛

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں ؛

”بھارت اور پاکستان کے باقی ماندہ تنازعات بھی پُرامن طور پر طے ہو جانے چاہئیں“

سرحدی معاہدے کی تکمیل پر منعقدہ تقریب میں مغربی پاکستان اور مشرقی پنجاب کے گورنرز کی تقاریر

لاہور ۱۹ جنوری۔ مغربی پاکستان کے گورنر ملک امیر محمد خان نے کل یہ رائے ظاہر کی کہ پاکستان اور ہندوستان کے درمیان سرحدی سمجھوتہ کی تکمیل پر خیرسگالی کا جو جذبہ پیدا ہوا ہے اسے رائیگاں نہ جانے دینا چاہیئے بلکہ ان دونوں ممالک کے ارباب حل و عقد کو اب ایسی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں کہ نہری پانی اور حدبندی کے معاہدوں کی طرح دوسرے اختلافات بھی اسی طرح پُرامن طریقے سے طے ہو جائیں۔ آپ نے کہا میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اب ان دونوں ممالک میں متنازعہ فیہ مسائل کے حل کے لئے ایک ایسی خوشگوار فضا میسر آگئی ہے جس کے پیش نظر توقع کرنی چاہیئے کہ دونوں ممالک کے متنازعہ فیہ مسائل باہمی تعاون سے حل ہوتے چلے جائیں گے۔ آپ نے کہا۔ برصغیر ہندو پاکستان کے باشندے صرف جغرافیائی قرب کی بناء پر ہی نہیں بلکہ قدیم تاریخی روایتوں کے مضبوط رشتے سے بھی ایک دوسرے سے منسلک ہیں۔

گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان نے کل دوپہر بین المملکتی سرحدی معاہدہ کی تکمیل کی تقریب کے سلسلہ میں یونیورسٹی ہال میں منعقدہ ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے اس رائے کا اظہار کیا۔ اس موقعہ پر بھارتی پنجاب کے گورنر مسٹر این دی گیڈگل وزیر اعلیٰ سردار پرتاپ سنگھ کیرون ان کی کابینہ کے تین چار ارکان اور بھارت کے خیرسگالی وفد کے باقی ۵۰ سے زائد ارکان بھی موجود تھے۔ یونیورسٹی ہال میں بنیادی جمہوریتوں کے بہت سے ارکان اور دوسرے معززین دونوں ہمسایہ ملک کے زعما کی دوستانہ تقریریں سننے کے لئے آئے ہوئے تھے۔

بھارتی پنجاب کے گورنر مسٹر این دی گیڈگل نے بھی اس جلسہ عام میں مختصر تقریر کرتے ہوئے اسی قسم کی رائے کا اظہار کیا۔ آپ نے کہا کہ اب وقت آگیا ہے کہ پاکستان اور ہندوستان کے باقی متنازعہ فیہ مسائل بھی باہمی گفت و شنید سے پُرامن طور پر حل کئے جائیں۔ مسٹر گیڈگل کے علاوہ بھارتی پنجاب کے وزیر اعلیٰ سردار پرتاپ سنگھ کیرون نے بھی اپنی تقریر میں دونوں ممالک کے درمیان ہمیشہ کے لئے دوستانہ فضا پیدا کرنے کی اہمیت پر زور دیا۔ آپ نے اس سلسلہ میں تجویز پیش کی۔ کہ بھارتی پنجاب اور پاکستانی پنجاب کی اولمپک ٹیموں کو ہرسال ایک دوسرے کے ملک میں جاکر خیرسگالی کے جذبات پیدا کرنے چاہئیں۔ تاکہ ان دونوں پنجابوں کی ٹیمیں عالمی اولمپک کے میدان میں پنجابیوں کا نام روشن کریں۔

نیپال میں بغاوت کی تردید

کھٹمنڈو ۱۹ جنوری حکومت نیپال نے ملک کے شمال مشرقی علاقہ میں کمیونسٹوں کی بغاوت کی اطلاعات کو غلط قرار دیا ہے۔ ایک سرکاری ترجمان نے کہا کہ نیپال میں بغاوت یا فوجیں بھیجنے کی خبریں بھارتی اخبارات میں شائع ہوئی تھیں ؛

پاکستان میں تیل ملنے کے امکانات

راولپنڈی ۱۹ جنوری۔ اٹک آئل کمپنی کے اسسٹنٹ جنرل منیجر مسٹر ایچ۔ ای۔ ڈبلیو۔ برانڈ نے کہا ہے کہ پاکستان میں تیل تلاش کرنے والی مغربی کمپنیوں کو امید ہے کہ پاکستان میں معقول مقدار میں تیل کے ذخیروں کا سراغ ملنے کا امکان ہے۔ مسٹر برانڈ نے کہا ہے کہ اٹک آئل کمپنی کے جہلم راولپنڈی اور اٹک میں تیل کے کنوؤں سے پاکستان کی ۲۰ فیصد ضروریات پوری ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ یہ کمپنی جہلم میں ڈھلیاں کے مقام سے راولپنڈی کو گیس بھی سپلائی کرتی ہے۔ راولپنڈی میں تیل صاف کرنے کا واحد کارخانہ بھی اس کمپنی کی ملکیت ہے۔

— کراچی ۱۹ جنوری۔ تھائی لینڈ کے شاہ بھومی بل آدولا تیڈی اپنی ملکہ کے ہمراہ یورپ کے دورہ کے بعد جنیوا سے واپس بنکاک جاتے ہوئے کراچی سے گزرے

ربوہ میں تیسرے آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ کا افتتاح

ٹورنامنٹ کے افتتاح کے سلسلہ میں ایک نئی مستحسن روایت کا قیام

رسم افتتاح برادرز کلب کے کیپٹن جناب صلاح الدین نے ادا کی

ربوہ ۱۹ جنوری آج ½۹ بجے صبح ربوہ میں تیسرے آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ کا افتتاح عمل میں آیا۔ اس ٹورنامنٹ میں جو ۳ روز جاری رہے گا۔ ملک بھر کی نامور ٹیمیں حصہ لے رہی ہیں۔ رسم افتتاح سے قبل تعلیم الاسلام کالج کے پرنسپل محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے اعلان فرمایا کہ اس ٹورنامنٹ کے افتتاح کے سلسلہ میں آج ہمیشہ کے لئے ایک نئی روایت قائم کی جاتی ہے اور وہ یہ کہ اس ٹورنامنٹ کا افتتاح ہمیشہ اس ٹیم کا کپتان کیا کرے گا۔ جس نے گزشتہ سال ٹرافی جیتی ہوگی۔ گزشتہ سال چونکہ برادرز کلب نے ٹرافی جیتی تھی۔ اس لئے امسال اس کلب کے کیپٹن ٹورنامنٹ کا افتتاح کریں گے اس اعلان کے بعد برادرز کلب کے کیپٹن جناب صلاح الدین صاحب نے ٹورنامنٹ کا افتتاح فرمایا (مفصل خبر کل)

محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی صحت کے لئے

— دعا کی تحریک —

ربوہ ۱۹ جنوری آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ (بیگم محترمہ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب) کو رات ضعف اور بے چینی کی تکلیف ہوگئی۔ درد گردہ کی شکایت بھی ابھی جاری ہے۔

احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ محترمہ سیدہ موصوفہ کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں ؛

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ رجنوری ۱۹۶۱ء

سنّتِ رسول اللہ کا مقام

مودودی صاحب اور ڈاکٹر عبدالودود صاحب کے درمیان حدیث کی آئینی حیثیت کے متعلق مکتوبات کے ذریعہ ایک بحث چل رہی ہے جو ہفت روزہ ایشیا میں بالاقساط مختلف عنوانات کے ماتحت شائع ہو رہی ہے چنانچہ مؤرخہ ۱۳ رجنوری ۱۹۶۱ء کے پرچہ میں صفحہ ۸-۹-۱۲ پر ایک قسط شائع ہوئی ہے۔ اس میں ڈاکٹر عبدالودود صاحب کا مکتوب اور مودودی صاحب کے مکتوب کا کچھ حصہ شائع ہوا ہے۔ مودودی صاحب کے مکتوب کا باقی ایک حصہ ایشیا مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۶۱ء میں شائع ہوا ہے۔

ہم اس بحث کے متعلق اپنی رائے الفضل میں مختصراً پہلے بیان کر چکے ہیں۔ ہماری رائے میں اصولاً مودودی صاحب کا موقف صحیح ہے چنانچہ آپ اپنے مکتوب میں جو ۲۰ فروری کے ایشیا میں شائع ہوا ہے قرآن کریم کی آیات پیش کر کے آخر میں فرماتے ہیں :-

" اب اگر آپ واقعی قرآن کو مانتے ہیں اور اس کتاب مقدس کا نام لے کر خود اپنے من گھڑت نظریات کے معتقد بنے ہوئے نہیں ہیں۔ تو دیکھ لیجئے کہ قرآن مجید صاف وصریح اور قطعی غیر مشتبہ الفاظ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کی طرف سے مقرر کیا ہوا معلم مربی، پیشوا، رہنما، شارح کلام اللہ، شارع قاضی اور حاکم و فرمانروا قرار دے رہا ہے اور حضور ؐ کے یہ تمام مناصب اس کتاب پاک کی رو سے منصبِ رسالت کے اجزائے لاینفک ہیں کلام الٰہی کی یہی تصریحات ہیں جن کی بناء پر صحابہ کرام کے دور سے لے کر آج تک تمام مسلمانوں نے بالاتفاق یہ مانا ہے کہ مذکورہ بالا تمام حیثیات میں حضور ؐ نے جو کام کیا ہے وہ قرآن کے بعد دوسرا ماخذ قانون ہے۔"

اس عبارت سے مختصراً ڈاکٹر عبدالودود صاحب کے موقف پر بھی روشنی پڑ جاتی ہے۔ ہم مودودی صاحب کے توجیہہ کو اصولاً صحیح سمجھتے ہیں۔ اور حقیقت یہی ہے کہ آنحضرت صلعم رہتی دنیا تک اسوہ حسنہ ہیں اور آپ ؐ نے جس طرح قرآن کریم کو عمل کا جامہ پہنا کر دکھایا وہ آپ ؐ کی رسالت میں داخل تھا نہ کہ جیسا کہ ڈاکٹر صاحب کا خیال ہے محض بشریت کا کام تھا۔ بے شک آنحضرت صلعم بشر بھی تھے لیکن آپ نہ صرف قرآن کریم لانے والے تھے بلکہ قرآن کریم پر عمل کر کے دکھانے والے رسول ؐ تھے۔ ہر رسول کی یہ حیثیت کہ وہ عمل کر کے دکھاتا ہے نہایت واضح ہے ورنہ کسی بشر کو رسول بنانے کی ضرورت ہی کیا ہے کیوں نہ لکھا لکھایا قرآن کریم یا اور کتاب نازل کر دی جاتی اور لوگ خود بخود اپنی عقل سے کام لے کر اس پر اپنے زمانہ کے مطابق عمل کر لیا کرتے کسی نمونہ کی انہیں کوئی ضرورت نہ ہوتی۔ لہٰذا ڈاکٹر عبدالودود صاحب کا یہ فرمانا کہ

" حضور ؐ نے بھی اپنے زمانے کے تقاضوں کے مطابق ما انزل اللہ پر عمل کرتے ہوئے معاشرے کی تشکیل کی۔ اور سنت رسول ؐ اللہ کی پیروی یہ ہے کہ ہر زمانے کی امت زمانے کے تقاضوں کے مطابق ما انزل اللہ پر عمل کرتے ہوئے معاشرے کی تشکیل کرے۔ موجودہ وقت میں ہم جو بھی طرز حکومت حالات اور موجودہ تقاضوں کے مطابق مناسب سمجھیں عمل میں لائیں۔ لیکن ما انزل اللہ کی مقرر کردہ حدود کے اندر رہ کر۔ یہی سنتِ رسول ؐ اللہ پر عمل ہوگا۔ اگر ہم ان مقاصد کو پیش نظر رکھ کر جو ما انزل اللہ نے معین کئے ہیں جنگیں لڑیں تو یہی سنتِ رسول ؐ اللہ پر عمل ہوگا۔"

(ایشیا لاہور ۱۳ جنوری ۶۱ء ص)

قطعاً صحیح نہیں ہے۔ البتہ ڈاکٹر عبدالودود صاحب نے ایک بات فرمائی ہے جس پر اگر غور کیا جائے اور صحیح نتائج نکالنے کی کوشش کی جائے تو اصل حقیقت واضح ہو سکتی ہے۔ وہ بات حسب ذیل ہے :-

" مندرجہ بالا تصریحات سے ظاہر ہے کہ وحی کی روشنی میں امور سلطنت کی سرانجام دہی میں جزوی معاملات میں حضور ؐ سے اجتہادی غلطیاں بھی ہو جاتی تھیں۔ اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا تھا کہ حضور ؐ ان امور کو ایک بشر کی حیثیت سے سرانجام دیتے تھے۔ اور اگر ایسا نہ ہوتا تو اسکے دو نتائج لازماً پیدا ہوتے۔ اولاً یہ تصور کہ چونکہ حضور ؐ نے جو کچھ کیا وہ ایک نبی کی حیثیت سے کیا۔ اس لئے عام انسان ان کو نہیں کر سکتے۔ چنانچہ آج بھی مایوسی کے عالم میں بعض جگہ یہ تصور پایا جاتا ہے کہ حضور ؐ نے جو معاشرہ قائم کیا تھا وہ عام انسانوں کے بس کا روگ نہیں۔ اور وہ دوبارہ قائم نہیں کیا جا سکتا یہ تصور بجائے خود سنتِ رسول اللہ کی پیروی کی نفی ہے۔ دوسرا نتیجہ اس کا یہ تصور ہو سکتا ہے کہ اس لئے حضور ؐ کے بعد نبیوں کے آنے کی ضرورت ہے۔ تاکہ وہ پھر سے اس قسم کا معاشرہ قائم کر سکیں (چونکہ عام انسان ایسا نہیں کر سکتے) آپ خود سوچیے کہ یہ دونوں نتائج کس قدر خطرناک ہیں۔ جو اس تصور کے نتیجہ کے طور پر ابھر کر سامنے آتے ہیں کہ حضور ؐ نے جو کچھ بھی کیا ایک نبی کی حیثیت سے کیا۔ ختمِ نبوت انسانیت کے سفرِ زندگی میں ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ جہاں سے شخصیتوں کا دور ختم ہوتا ہے۔ اور اصول واقتدار کا دور شروع ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ تصور کہ حضور ؐ نے جو کچھ کیا ایک نبی کی حیثیت سے کیا ختم نبوت کے اصول کی تردید کے مترادف ہے۔ ما محمد الا رسول ---- (۱۴۴/۳) جیسی واضح آیات کے بعد یہ کہنا کہ رسول ؐ اللہ جو کچھ کرتے تھے وحی کی رو سے کرتے تھے۔ (اور وحی کا سلسلہ حضور ؐ کی ذات کے ساتھ ختم ہو گیا) اس بات کا اعلان ہے کہ حضور ؐ کی وفات کے بعد دین کا سلسلہ قائم نہیں رہ سکتا۔"

(ایشیا لاہور ۱۳ جنوری ۶۱ء ص۹)

واقعی اگر ختم نبوت کا وہی مفہوم لیا جائے جو مودودی صاحب اور ڈاکٹر صاحب لیتے ہیں کہ آئندہ آنحضرت صلعم کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آ سکتا تو لازماً ہمیں یہ ماننا پڑے گا کہ اگر قرآن کریم ہمیشہ کیلئے قابلِ عمل ہے تو آنحضرت صلعم نے جو قرآن مجید پر عمل کر کے دکھایا وہ صرف اپنے زمانے کے لئے بطور ایک بشر کے کر کے دکھایا آپ کا نمونہ آپ کی نبوت کا حصہ نہیں تھا۔ آپ پر قرآن کریم ہی نازل ہوا تھا۔ اور بس باقی آپ نے جو عمل کر کے دکھایا اس میں آپ نے محض اپنی عقل سے کام لیا۔ اس میں آپ ؐ کو اللہ تعالیٰ کی رہنمائی حاصل نہیں تھی۔ اور اب ہر شخص اپنے زمانہ کے لحاظ سے قرآن کریم پر اپنی عقل کے مطابق عمل کر سکتا ہے اور یہی سنتِ رسول اللہ ہے۔

اس لحاظ سے ڈاکٹر عبدالودود صاحب کی یہ بات صحیح معلوم ہوتی ہے کہ اگر ختم نبوت کے وہ معنی لیتے ہیں کہ آنحضرت صلعم کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا تو اس کا یہ مطلب ہے کہ اگر آپ ؐ نے جو عمل کر کے دکھایا وہ بھی رسالت ہی کا حصہ ہے تو رہنمائی آپ ؐ کے ساتھ ہی ختم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلعم تو اسلئے عمل کر کے دکھا سکے کہ وہ رسول تھے آئندہ جب کہ کوئی رسول آنے والا نہیں قرآن مجید پر ویسا عمل کر کے دکھانے والا بھی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ صرف ایک رسول ہی رسول کی طرح عمل کر سکتا ہے۔ اس طرح واقعی ڈاکٹر صاحب جس نتیجہ پر پہنچے ہیں صحیح ہے اس کا کوئی جواب مودودی صاحب کے پاس نہیں ہے۔ بقول ڈاکٹر صاحب اب سنت رسول اللہ بس اس قدر ہے کہ جس طرح آنحضرت صلعم نے اپنے وقت کے لحاظ سے ایک بشر کی حیثیت سے عمل کرایا اسی طرح ہر زمانہ کا مسلمان حاکم اپنے وقت کے لحاظ سے قرآنی اصولوں پر عمل کرا سکتا ہے لیکن اگر یہ مانا جائے کہ جو عمل آنحضرت صلعم نے کر کے دکھایا وہ بطور محض بشر کے نہیں تھا۔ بلکہ وہ بھی آپ ؐ کی رسالت کا جزو تھا۔ تو اس سے یہ لازم آتا ہے کہ رسالت کا یہ جزو قیامت تک فعال رہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے قول۔

اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ

کے مطابق آنحضرت صلعم کے ظل کے طور پر ایسے بشر مبعوث کرتا رہے جو اللہ تعالیٰ کی رہنمائی میں آنحضرت صلعم کے اسوہ حسنہ کو اپنے کردار کے آئینہ میں منعکس کر کے اس کو قیامت تک زندہ رکھیں۔ یہی حقیقت ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے اپنے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ

انا نحن نزلنا الذکر
وانا لہ لحافظون۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے ہی ذکر اتارا ہے اور وہی اس کی حفاظت کرنے والا ہے ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ جس طرح اس نے آنحضرت صلعم کی راہنمائی فرمائی ہے اسی طرح وہ آپ ؐ کی حیات پاک کے بعد آپکے نمونہ پر ایسے بشر پیدا کرے گا جن کی وہ راہنمائی فرمائے گا۔ تاکہ وہ آنحضرت صلعم کے نمونہ کو تازہ کرتے رہیں۔ چنانچہ حدیث مجددین میں اسی امر کی وضاحت کی گئی ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے "ختم نبوت" کے ان معنی لینے کی صورت میں جو ڈاکٹر صاحب اور مودودی صاحب لیتے ہیں جو اشکال پیش کی ہے وہ نہایت واضح ہے۔ اب اگر آنحضرت صلعم کے بعد کوئی نبی آپ کے ظل کے طور پر بھی پیدا نہیں ہو سکتا اور آنحضرت صلعم کی سنت رسالت کا حصہ ہے تو اسکے یہ معنی ہیں کہ اب آنحضرت صلعم کی سنت پر عمل کر کے دکھانے والا کوئی پیدا نہیں ہو سکتا اس کا نتیجہ یہی نکل سکتا ہے کہ آپ ؐ اپنے زمانہ کے لئے ہی اسوہ حسنہ تھے۔ بعد میں آنے والوں کے لئے آپ ؐ نمونہ نہیں تھے کیونکہ آپ کا نمونہ آپکی مادی حیات کے ساتھ ہی ختم ہو چکا ہے۔ سنت اور احادیث آپکے زندہ نمونہ کا بدل نہیں ٹھہر سکتیں۔ اسلئے انکی آئینی حیثیت کچھ نہیں۔

یہ اشکال اسی لئے پیدا ہوا ہے کہ ہمارے اہل علم حضرات نے الٰہی مقررہ پروگرام سے انحراف کر کے صرف اپنی عقل کے گھوڑے دوڑانے پر اکتفا کیا ہے۔ حالانکہ قرآن پاک نے تجدید و احیائے اسلام کے لئے ایک خاص الٰہی پروگرام پیش کیا ہے جو انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون اور حدیث مجددین میں کافی وضاحت سے بیان کیا گیا ہے اس صورت میں مجدد وقت کے کردار اور توجیہات سے جو الٰہی رہنمائی میں ہونگی آنحضرت صلعم کا اسوہ حسنہ ہمیشہ تک زندہ و پائندہ رہ سکتا ہے اور مجدد وقت آنحضرت صلعم کے ظل کے طور پر آپکا ہی اسوہ حسنہ پیش کرتا رہیگا کیونکہ انکی ۔ ہی وہی حیثیت ہے

ختم نبوت کی دائمی برکات

تقریر مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء

(۲)

مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء کے موقعہ پر ۲۷ دسمبر کے دوسرے اجلاس میں جو تقریر فرمائی وہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کی جاتی ہے :۔

حضرات! ختم نبوت کی تشریح سے یہ بات عیاں ہو گئی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا اس امر کو ظاہر کرتا ہے کہ آپ کا مرتبہ اور مقام تمام نبیوں اور رسولوں سے بلند و بالا ہے اور اس قدر بلند ہے کہ اس سے اوپر انسانی دماغ کچھ سوچ ہی نہیں سکتا۔ آپ خود اندازہ فرما سکتے ہیں۔ ایک خاندان کے مفہوم سے بالا ایک قوم کا مفہوم ہے۔ اور اس سے بالا بین الاقومیت کا مفہوم ہے۔ لیکن اس سے اوپر کوئی اور مظہر نہیں سکتا۔ لہذا یہ ضروری ہے کہ ختم نبوت کی برکات رسالت مطلقہ کی برکات سے زیادہ ہوں۔ کیونکہ جس قدر کوئی نبی دوسرے انبیاءؑ سے بہتر مقام نبوت کا حامل ہو گا۔ اسی قدر برکات کے لحاظ سے اس کے فیضان میں وسعت ہوگی۔ اس لحاظ سے سلسلہ نبوت میں بطور مثال میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا وجود پیش کرتا ہوں جو قومی سلسلہ ہدایت میں ایک کامل نبی تھے۔ آپ کے ذریعہ جو برکات بنی اسرائیل کی قوم کو حاصل ہوئیں ان کے بالمقابل ان برکات کو پیش کرونگا جو خاتمیت محمدیہ کی بدولت دنیا کو عطا کی گئیں۔ اس طرح ختم نبوت کی دائمی برکات کو آپ بخوبی سمجھ لیں گے :۔

پہلی برکت

پہلی برکت جو بنی اسرائیل کی قوم کو حضرت موسےٰ علیہ السلام کے ذریعہ ملی وہ یہ تھی۔ کہ انہیں ایک مکمل شریعت عطا کی گئی۔ جو ان تمام ہدایتوں پر مشتمل تھی۔ جن کی بنی اسرائیل کو ضرورت تھی۔ چنانچہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے

واٰتینا موسیٰ الکتاب
تماماً علی الذی احسن
وتفصیلاً لکل شیئ

ہم نے موسےٰ کو جو کتاب دی وہ کامل کتاب تھی۔ اس کے مقابلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان خاتمیت کی بدولت پہلی دائمی برکت جو عطا کی گئی وہ یہ ہے کہ آپ کے ذریعہ بنی نوع انسان کو جو کامل اور مکمل شریعت عطا کی گئی۔ وہ جمیع انسانیت کے واسطے ہے۔ اور بقا عالم تک ان کے واسطے اپنے اندر سامان ہدایت رکھتی ہے اور اب دنیا کے لئے وہ حالت منتظرہ باقی نہیں رہی جو گزشتہ قومی نبیوں کے زمانہ میں ہوا کرتی تھی کہ لوگ ایک اور شریعت کا انتظار کرتے تھے اور نہیں جانتے تھے کہ وہ کیسی ہوگی۔ اب شریعت محمدیہ کے ذریعہ یقین کے ساتھ قدم آگے بڑھایا جا سکتا ہے۔ کیونکہ اب دائمی طور پر یہی شریعت نافذ رہے گی خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔

الیوم اکملت لکم دینکم
واتممت علیکم نعمتی و
رضیت لکم الاسلام
دینا (مائدہ)

یعنے میں نے اس کتاب کو نازل کرکے علم دین کو کمال مرتبہ تک پہنچا دیا ہے۔ اور تمام نعمتیں تم پر پوری کر دی ہیں

پھر فرمایا۔

انہ لقول فصل وما
ھو بالھزل

یعنی قرآن کریم قول فصل ہے جس کے معنی ہیں کہ اس کے بعد کسی اور شریعت کی ضرورت نہ رہے کیوں نہ رہے؟ اس کی دلیل یہ دی ماھو بالھزل یعنے وہ ضعیف اور ناکارہ ہونے والا کلام نہیں گویا یہ شریعت ہمیشہ کے لئے قول فصل ہے اور اب کوئی دینی ضرورت ایسی نہیں جس کا حل اس کتاب میں نہ ہو۔ عاشق قرآن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :۔

"اگر آپ لوگ کوئی بھاری صداقت لئے بیٹھے ہو جس کی نسبت تمہارا خیال ہے کہ ہم نے کمال جانفشانی اور عرق ریزی اور موشگافی سے اس کو پیدا کیا ہے۔ اور جو تمہارے خیال باطل میں قرآن شریف اس صداقت کے بیان کرنے سے قاصر ہے تو تمہیں قسم ہے کہ سب کاروبار چھوڑ کر وہ صداقت ہمارے روبرو پیش کرو۔ تاہم تم کو قرآن شریف میں سے نکال کر دکھلا دیں۔ مگر پھر مسلمان ہونے پر مستعد رہو۔"

(براہین احمدیہ حصہ دوم صفحہ ۲۱۵)

دوسری برکت

توریت سے متعلق یہ بیان کی گئی تھی کہ وہ اپنے زمانہ کے عرصہ کے لئے صرف اصولی ہدایتیں ہی اپنے اندر نہیں رکھتی تھی۔ بلکہ اس میں یہ عنصر بھی پایا جاتا تھا۔ کہ تفصیلات میں بھی اپنے ماننے والوں کو دوسری تعلیمات سے بے نیاز کر دے۔ چنانچہ جب تک توریت قائم رہی بنی اسرائیل کے بدلتے ہوئے حالات میں جس قدر مختلف ضروریات مختلف اوقات میں پیدا ہوئیں۔ ان کے متعلق ضروری تفصیلات تورات کے ذریعہ پوری ہوتی چلی گئیں۔ لیکن اس کے بالمقابل خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت نہ صرف مفصل اور جامع ہی ہے۔ بلکہ اپنے اندر عالمگیر اور ہمہ گیر ہدایتیں رکھتی ہے۔ چنانچہ ایک طرف تو خدا تعالےٰ قرآن کریم کی یہ شان بتاتا ہے۔ فیھا کتب قیمۃ یعنی قرآن کریم میں تمام بنیادی ہدایتیں جمع کر دی گئی ہیں۔ جس طرح سمندر میں تمام دریا آکر گرتے ہیں۔ اسی طرح تمام آسمانی صداقتیں قرآن کریم میں آکر جمع ہو گئی ہیں۔ دوسری طرف یہ بھی فرمایا۔

کلمۃً طیبۃً کشجرۃٍ
طیبۃٍ اصلھا ثابت و
فرعھا فی السماء

یعنی اس کی بنیادی تعلیمات اس قدر پختہ ہیں کہ زمانہ کی تبدیلیاں اور انقلابات اس کی تعلیم کو بدل نہیں سکیں گے۔ اور اس کی تفصیلات انتہائی بلند تر اور وسیع تر واقع ہیں۔ اور بالقوہ یہ خصوصیت اس میں رکھی گئی ہے۔ کہ ہر زمانہ میں ہدایت انسانی کو پورا کرتی ہے۔ غرض قرآن کریم ایک زندہ اور جامع کتاب ہے۔ حضرت اقدس فرماتے ہیں :۔

"جس قدر معارف عالیہ دین اور اس کی پاک صداقتیں ہیں۔ اور جس قدر نکات ولطائف علم الٰہی ہیں۔ جن کی اس دنیا میں تکمیل نفس کے لئے ضرورت ہے۔ ایسا ہی جس قدر نفس امارہ کی بیماریاں اور اس کے جذبات اور اس کی دوری یا دائمی آفات ہیں یا جو کچھ ان کا علاج اور اصلاح کی تدبیریں اور جس قدر تزکیہ وتصفیہ نفس کے طریق ہیں اور جس قدر اخلاق فاضلہ کے انتہائی ظہور کے علامات وخواص ولوازم ہیں یہ سب کچھ بالیقین وتمام فرقان مجید میں بھرا ہوا ہے۔ اور کوئی شخص ایسی صداقت یا نکتہ الٰہیہ یا ایسا طریق اصول الی اللہ یا کوئی ایسا نادر یا پاک طور پر مجاہدہ پرستش الٰہی کا

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اسلام کا خدا بڑا طاقتور خدا ہے

"اسلام کا خدا بڑا طاقتور خدا ہے۔ کسی کو حق نہیں پہونچتا ہے کہ اس کی طاقتوں پر اعتراض کرے۔ انبیاء علیہم السلام کو جو معجزات دیئے جاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ انسانی تجارب شناخت نہیں کر سکتے۔ اور جب انسان ان خارق عادت امور کو دیکھتا ہے۔ تو ایک بار تو یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ لیکن اگر اپنی عقل کا ادعا کرے اور تفہیم الٰہی کے کوچے میں قدم نہ رکھے۔ تو دونوں طرف سے راہ بند ہو جاتی ہے۔ ایک طرف معجزات کا انکار دوسری طرف عقل خام کا ادعا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ان دقیق در دقیق کنہہ کے دریافت کرنے کی فکر میں وہ نادان انسان لگ جاتا ہے۔ جو معجزات کی تہ میں ہے۔ اور جس کی فلاسفی زمینی عقل اور سطحی خیالات پر نہیں کھل سکتی۔ اس سے وہ انکار کی طرف رجوع کرتے کرتے نبوت کے نفس کا ہی منکر ہو جاتا ہے۔ اور شکوک اور وساوس کا ایک بہت بڑا ذخیرہ جمع کر لیتا ہے۔ جو اس کی شقاوت کا موجب ہو کر رہتا ہے۔ (ملفوظات صفحہ ۸۸، ۸۹)

نکال نہیں سکتا جو اس پاک کلام میں درج نہ ہو۔" (سرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۰)

"قبل اس کے جو تم لوگ اس فکر میں پڑو کہ قرآن شریف کے مثل و مانند کوئی دوسرا کلام تلاش کیا جائے اول تم کو اس بات کا دیکھ لینا ضروری ہے کہ دوسرے کلام نے وہ دعویٰ بھی کیا ہے یا نہیں جس دعویٰ کو آیات مذکورہ بالا میں دعویٰ تم سن چکے ہو۔ کیونکہ اگر کسی متکلم نے ایسا دعویٰ ہی نہیں کیا کہ میرا کلام بے مثل و بے مانند ہے۔ جس کے مقابلہ اور معارضہ سے فی الحقیقت تمام جن و انس عاجز و ساکت ہیں تو ایسے متکلم کے کلام کو خواہ مخواہ بے مثل و مانند سمجھ لینا حقیقت میں اس مشہور مثل کا مصداق ہے کہ مدعی سست و گواہ چست۔"

(براہین احمدیہ حاشیہ در حاشیہ صفحہ ۱۵۲)

پھر فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریف وہ کتاب ہے جس نے اپنی عظمتوں، اپنی حکمتوں، اپنی صداقتوں، اپنی بلاغتوں، اپنے لطائف و نکات، اپنے انوار روحانی کا آپ دعویٰ کیا ہے اور اپنا بے نظیر ہونا آپ ظاہر فرمایا ہے۔ یہ بات ہرگز نہیں کہ صرف مسلمانوں نے اپنے خیال میں اس کی خوبیوں کو قرار دیدیا ہے بلکہ وہ تو خود اپنی خوبیوں اور اپنے کمالات کو بیان فرماتا ہے اور اپنا بے مثل و بے مانند ہونا تمام مخلوق کے مقابلہ میں پیش کر رہا ہے اور بلند آواز سے کا نقارہ بجا رہا ہے۔" (براہین احمدیہ حاشیہ صفحہ ۲۴۲)

دوسری فضیلت جو شریعت محمدیہ کو حاصل ہے وہ یہ کہ خدا تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا وعدہ فرمایا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون

یعنی ہم نے اس شریعت کو نازل کیا ہے اور ہم خود اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ یہ برکت ایسی غیر معمولی طور پر ظہور میں آئی کہ اگر دنیا کی سب کتابیں تلف ہو جائیں تو یہی وہ مقدس کتاب ہے جو من و عن دوبارہ لکھی جا سکتی ہے کیونکہ قلوب انسانی کے بنانے والے نے ان میں یہ مناسبت رکھی ہے کہ وہ اس کو سینوں میں محفوظ کر لیں۔ کلام اللہ کی اس غیر معمولی حفاظت کا اعتراف دشمنوں کو بھی ہے۔

۳۔ تیسری فضیلت جو اسلامی تعلیم کو حاصل ہے وہ یہ ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدی للناس

والفرقان

یعنی قرآن کریم یہ خوبی ہے کہ وہ جو صداقت پیش کرتا ہے اس کے دلائل بھی وہ خود ہی دیتا ہے۔ اور جو اعتراضات ہوں ان کا دفعیہ بھی خود کرتا ہے۔ گویا یہ کتاب کسی انسانی وکالت کی محتاج نہیں۔ باقی کتب سماوی میں یہ خوبی نہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے امرتسر میں عیسائیوں سے مباحثہ کیا اور جو جنگ مقدس کے نام سے شائع ہوا۔ اس میں آپؑ نے عیسائیوں سے اس اصول کی پابندی کا مطالبہ کیا لیکن وہ عاجز آگئے اسی طرح مذاہب عالم کی کانفرنس میں جو لیکچر آپ کا پڑھا گیا۔ اس کی ابتداء میں آپؑ نے اس زریں اصول کی پابندی کی طرف اہل مذاہب کو توجہ دلائی اور خود اس کی پابندی کی۔ لیکن کسی مذہب کا نمائندہ اس کی پابندی نہ کر سکا۔ آپؑ نے قرآن کریم کی اس خوبی کے امتحان کے لئے دنیا کو دعوت دی۔ آپؑ نے فرمایا:۔

"قرآن مجید تمام دلائل عقلیہ کو آپ ہی پیش کرتا ہے اور تمام دینی صداقتوں کا جامع ہے۔ اس کے متعلق ہر ایک طالب صادق بذریعہ امتحان ہم سے اپنی تسلی کرا سکتا ہے۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۲۹۹ حاشیہ)

(۴) چوتھی فضیلت قرآن کریم کو یہ حاصل ہے کہ یہ وسطی تعلیم لے کر آیا ہے جو ہر حالت کے مطابق ہے۔ اور جہاں بھی انسانی طاقت میں فرق پڑتا ہے اس حالت کے لحاظ سے مسئلہ بھی موجود ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے جعلناکم امۃ وسطاً کہ ہم نے تمہیں وسطی تعلیم پر چلنے والی امت بنایا ہے۔ پھر فرمایا واقصد فی مشیک اپنے چلنے میں میانہ روی اختیار کرو۔ پھر فرمایا لا شرقیۃ ولا غربیۃ یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا میلان طبع کسی خاص جانب مغرب یا مشرق نہ تھا۔ نہ موسوی جلال آپ کو پسند تھا اور نہ مسیحی جمال مرغوب خاطر تھا بلکہ ذات گرامی حضرت خاتم الانبیاء صلعم کی جامع الجلال والجمال تھی۔

(۵) پانچویں فضیلت خاتم الانبیاء کی شریعت کو یہ حاصل ہے کہ آپؐ کی تعلیم میں مقام عبادت کی قید اڑا دی گئی۔ چنانچہ فرمایا جعلت لی الارض مسجداً یعنی تمام روئے زمین میرے لئے مسجد بنا دی گئی ہے۔ پہلے انبیاء کے دین محدود تھے۔ اس لئے ان کے مقام عبادت کو بھی محدود رکھا گیا۔ مگر جب خدا تعالےٰ نے حضرت خاتم الانبیاءؐ کو عالمگیر مشن دے کر بھیجا تو یہ حکم بھی دیا کہ زمین کا چپہ چپہ مسجد بنا کر پاک کر لو۔

(۶) چھٹی فضیلت حضرت خاتم الانبیاءؐ کی شریعت کو یہ حاصل ہے کہ وہ سارے کا سارا اللہ کا کلام ہے چنانچہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کلام اللہ یعنی یہ قرآن سارا کا سارا اللہ کا کلام ہے کسی

انسان کے کلام کی اس میں کسی قسم کی آمیزش نہیں۔ لیکن دیگر شرائع کی بابت یہ معلوم نہیں ہوتا کہ خدا کا کلام کونسا ہے اور انسان کا کلام کونسا ہے۔ (باقی)

اظہار تشکر اور درخواست دعا

(از مکرم حافظ ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب۔ ربوہ)

جیسا کہ احباب کو الفضل کے ذریعہ علم ہو گیا ہے میں شدید علالت کی حالت میں بورنیو سے واپس آ گیا ہوں۔ لاہور میں ڈاکٹری مشورہ کے ماتحت ایک ہفتہ میو ہسپتال میں داخل ہو کر مجھے علاج کرانا پڑا۔ اس عرصہ میں جس اہتمام اور محبت کے ساتھ لاہور کے خدام الاحمدیہ نے میری خدمت کی وہ احمدیت ہی کی فضا سے مخصوص ہے۔ عزیز مبارک محمود صاحب اور ڈاکٹر صلاح الدین شمس صاحب کے زیر انتظام خدام نے دن رات ایک کر کے خدمت کی اور مجھے کوئی تکلیف نہ ہونے دی۔ میں ان کی اس خدمت کا تہ دل سے ممنون ہوں۔ اور ان میں سے ہر ایک کے لئے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ انہیں دنیا اور آخرت میں ہر قسم کی برکات سے متمتع فرمائے۔ آمین

میں بہت کمزور ہو چکا ہوں اور ابھی تک بیماری میں افاقہ کی کوئی صورت پیدا نہیں ہوئی۔ صحابہ کرام اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ شافی مطلق جماعت کے دوسرے بیماروں کے ساتھ میرا بھی خود علاج فرمائے اور صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار ناچیز ڈاکٹر بدر الدین احمد عفی اللہ عنہ)

خدام الاحمدیہ کے اعلانات

(۱) اعتماد:۔ جملہ مجالس کی خدمت میں شوریٰ [illegible] کے فیصلہ جات اور سال رواں کا پروگرام شعبہ وار بھجوایا جا رہا ہے۔ قائدین مجالس اسے بغور مطالعہ فرمائیں۔ اور پھر اس اصولی پروگرام کی روشنی میں مقامی حالات کے مطابق پروگرام بنا کر کام کریں۔

۲۔ مجالس کی طرف سے رپورٹیں بہت کم تعداد میں آ رہی ہیں۔ اس طرف خاص توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔

۳۔ جن مجالس میں ابھی تک سالانہ انتخاب نہیں ہوئے۔ وہ جلد تر انتخاب کرا کر بھجوائیں

(۲) مال:۔ ۱۔ خدام الاحمدیہ مالی سال کی پہلی سہ ماہی ۳۱ جنوری کو ختم کر رہی ہے لیکن بجٹ کے مقابلہ میں چندہ جات کی وصولی کی رفتار بہت سست ہے۔ قائدین حضرات سے التماس ہے کہ وہ اس طرف توجہ فرمائیں۔ اور ۳۱ جنوری تک پہلی سہ ماہی کا بجٹ پورا کر کے ممنون فرمائیں۔

۲۔ خدام الاحمدیہ کے چندوں میں سے مجالس کو صرف چندہ مجلس میں سے حصہ ملتا ہے۔ باقی سب کے سب چندہ جات کلیۃً مرکز میں بھجوائے جائیں۔ حصہ چندہ مجلس کی شرح حسب ذیل ہے مشخصہ بجٹ کم از کم ۵۰ فیصدی وصولی کی صورت میں وصول شدہ رقم کا ۲۰ فیصدی اور ۸۰ فیصدی یا زائد وصولی کی صورت میں وصول شدہ رقم کا ۳۳ فیصدی۔

۳۔ اشاعت:۔ رسالہ تشحیذ الاذہان ماہ جنوری [illegible]۔ جملہ خریداران کو بھجوایا گیا ہے۔ جنہیں نہ پہنچا ہو وہ ۲۵ جنوری تک اطلاع دیں۔ اس کے بعد تعمیل مشکل ہو گی۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے والد سید فاضل شاہ صاحب گجراتی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخلص صحابیؓ تھے۔ ۱۶ اور ۱۷ جنوری کی درمیانی شب کو فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

بوقت وفات آپ کی عمر قریباً ۸۴ یا ۸۵ سال تھی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے از راہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی اور جنازہ کو کندھا بھی دیا اور مرحوم کو مقبرہ بہشتی قطعہ صحابہ میں دفن کیا گیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے

(خاکسار سید سلیمان شاہ۔ محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ)

درخواست دعا

برادرم سید حامد نور صاحب ۱۰ جنوری کو بحری جہاز پر تین سال کا کورس کرنے کی غرض سے افریقہ گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ بخیریت پہنچائے اور ہر حال میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(سید شاہ میر احمد اشرف۔ ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دلکش منظوم کلام

از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر مبلغ بلاد عربیہ

امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت مبارکہ کی غرض احیاء دین تھی اس عظیم الشان مقصد کی تکمیل کے لئے آپؑ کو مختلف مراحل و منازل سے گزرنا پڑا۔ آپؑ کی قلمی و لسانی خدمات جلیلہ نے اپنوں اور بیگانوں سے خراج تحسین حاصل کیا۔ آپ کو خدا تعالےٰ کی وحی مبارک میں "سلطان القلم" کے خطاب سے مشرف کیا گیا۔ چنانچہ آپؑ نے عربی، فارسی اور اردو میں اہم تصنیفات کو رقم فرمایا۔ ان عظیم الشان کتب کے مختلف مضامین میں آپ نے منظوم کلام کو بھی درج کر کے افادی حیثیت میں اضافہ فرمایا ہے۔ حضورؑ کا یہ منظوم کلام کئی خصائص و محاسن کا حامل ہے اس کلام میں انتہائی سادگی اور حقیقت حال پائی جاتی ہے۔ روحانی جاذبیت و تاثیر اس کی بڑی خصوصیت ہے جس سے نفس انسانی میں ایک وجد کی سی کیفیت پائی جاتی ہے۔ اور یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ یہ کیفیت اور لذت تزکیہ نفوس اور تطہیر قلوب میں ساحرانہ اثر رکھتی ہے۔ آپ نے منظوم کلام میں جماعت کو عام نصائح فرمائی ہیں ہستی باری تعالےٰ سے عشق و محبت پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ مذاہب مختلفہ پر اسلوب جاذب میں اختصاراً تبصرہ فرما کر اسلام کی برتری کو بیان فرمایا ہے اور اسلام کو عالمگیر مذہب ثابت کیا ہے۔ رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و محاسن کو جس ذوق و شوق سے آپ نے رقم فرمایا ہے۔ وہ آپ کے عشق رسول پر واضح اور روشن دلیل ہے۔ قرآن کریم کی خوبیوں کو اپنے منظوم کلام میں متعدد رنگ میں بیان فرمایا ہے۔ اس منظوم کلام کا مقصد واضح کرتے ہوئے حضورؑ فرماتے ہیں ؎

کچھ شعر و شاعری سے اپنا نہیں تعلق
اس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے

حضورؑ کے منظوم کلام کو اول سے آخر تک پڑھ جاؤ انسانی نفس لطف اندوز ہوتا ہے بعض اوقات آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں اور وجد کی سی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ یہ منظوم کلام بانی احمدیت کی سیرت مبارکہ کا آئینہ ہے اور آپ کی بعثت کی اس غایت کی تکمیل۔ ہاں آپ خود ہی منظوم کلام میں فرماتے ہیں ؎

در رہِ دینِ محمد ایں سر و جانم رود
ایں تمنا ایں دعا ایں در دلم عزم صمیم

اگر حضور کے منظوم کلام مبارک پر یکجائی نگاہ ڈالی جائے تو کہیں اس میں مختلف اور مفید مضامین و مندرجات دکھائی دیتے ہیں خدا تعالےٰ کی حمد اور اس سے تعلق کے متعلق فرماتے ہیں ؎

تیرے ملنے کے لئے ہم مل گئے ہیں خاک میں
تا مگر درماں ہو کچھ اس ہجر کے آزار کا
ایک دم بھی کل نہیں پڑتی مجھے تیرے سوا
جاں گھٹی جاتی ہے جیسے دل گھٹے بیمار کا
شور کیسا ہے ترے کوچہ میں لے جلدی خبر
خوں نہ ہو جائے کسی دیوانہ مجنوں وار کا

جن حالات میں اور جس ملک میں آپؑ کی بعثت ہوئی وہاں ہر طرف سے اسلام پر یورش ہو رہی تھی مگر آپؑ نے تحدی کرتے ہوئے فرمایا ؎

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمد سا نہ پایا ہم نے
کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلاوے
یہ ثمر باغ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے
ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا
نور ہے نور اٹھو دیکھو سنایا ہم نے
اور دینوں کو جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا
کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے

مندرجہ بالا اشعار میں کس قدر ولولہ اور تڑپ موجود ہے نیز قرآن کریم کے لاثانی اور بے نظیر ہونے پر کس ایمان افروز انداز میں فرماتے ہیں ؎

جمال و حسنِ قرآں نور جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے
نظیر اس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلام پاک رحماں ہے
بہار جاوداں پیدا ہے اسکی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بستاں ہے

یہی روح اور جذبہ آپؑ کے عربی اور فارسی منظوم کلام میں سا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں :-

كتابٌ كريمٌ أُحكِمَتْ آياتُهُ
وحياته يحيي القلوبَ ويزهرُ

وہ کتاب کریم ہے جس کی آیات محکمات ہیں اس کی زندگی دلوں کو زندہ کرتی اور روشن کرتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو محبت اور عشق حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے تھا اس کے متعلق فرماتے ہیں۔ گویا دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ؎

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

پھر آپ کس والہانہ انداز میں فرماتے ہیں ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

بانی احمدیت نے ایک طویل قصیدہ عربی زبان میں رقم فرمایا ہے جس میں الرسول العربی صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح و توصیف فرمائی ہے اور حضور کی سیرت اور عظیم الشان کارناموں کو بیان فرمایا ہے۔ یہ وہ قصیدہ ہے جس کے ہر شعر میں ایک مستقل مضمون ہے۔ ایک دفعہ مجھے شام کے ایک عالم نے بتلایا کہ دمشق کے فرقہ شاذلیہ کے روحانی زعیم نے جب اس قصیدہ کو پڑھا تو ان کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔

فلسطین شام اور لبنان میں ہمارے کئی احمدیوں کو یہ قصیدہ زبانی یاد ہے اور اس سے خاص روحانی لطف محسوس کرتے ہیں۔ چنانچہ حضورؑ اس قصیدہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرماتے ہیں۔

لا شكّ أنّ محمّداً خيرُ الورى
ريقُ الكرامِ ونخبةُ الأعيانِ
تمّت عليه صفاتُ كلِّ مزيّةٍ
خُتِمتْ به نعماءُ كلِّ زمانِ

ان اشعار میں آپؑ نے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق خاتم الانبیاء فخر رسل سید ولد آدم ہونا بیان فرمایا ہے ایسی محبت و عشق کا یوں ذکر فرماتے ہیں ؎

انی اموت ولا تموت محبتی
یدری بذکرک فی التراب ندائی

یعنی اے میرے آقا میں تو مر ہی جاؤں گا مگر مجھے جو آپؐ کے ساتھ عشق و محبت ہے وہ ہرگز نہیں مرے گا۔ اور نہ ہی ختم ہوگا بلکہ قبر میں بھی میری آواز صرف تیرے ذکر و توصیف سے پہنچائی جائے گی۔

سبحان اللہ کیسا پُر اثر و سحر کلام ہے گویا ایک وسیع مضمون کو چند کلمات میں بیان فرما دیا ہے

الغرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے منظوم کلام کے ذریعہ اسلام کی عظیم الشان خدمت کی ہے۔

اعلان دارالقضاء

مکرم ملک محمد شفیع صاحب نوشہروی صدر محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کی اہلیہ محترمہ مریم بیگم بتاریخ ۶۰-۱۱-۱۲ وفات پا چکی ہیں مرحومہ کا ترکہ چار پانچ ہزار روپے کے درمیان ہے۔ اور یہ کہ میں نے اور مرحومہ کے دونوں بھائیوں مکرم ملک عبدالرشید صاحب و مکرم ملک سردار احمد صاحب پسران مکرم ماسٹر عبدالعزیز صاحب مرحوم آف نوشہرہ اور دونوں بہنوں محترمہ عزیز بیگم صاحبہ اور محترمہ اقبال بیگم صاحبہ دختران مکرم ماسٹر عبدالعزیز صاحب مرحوم نے فیصلہ کیا ہے کہ مرحومہ کا حصہ جائیداد ادا کرنے کے بعد بقیہ سارا ترکہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بایں غرض پیش کر دیا جائے۔ کہ حضور یہ رقم مرحومہ کی طرف سے کسی ایسی جگہ صرف فرمائیں۔ جو مرحومہ کے لئے صدقہ جاریہ کا کام دے (اس درخواست کی تصدیق مندرجہ بالا چاروں ورثاء نے تحریر کر کے بھیجدی ہے) اگر کسی وارث وغیرہ کو اعتراض ہو تو پندرہ یوم تک اطلاع دی جائے

(ناظم دارالقضاء)

نقد ادائیگی چندہ وقف جدید۔ سال چہارم

نام	ادائیگی
میاں اللہ دتہ صاحب دارالرحمت غربی	۳
میاں ولایت حسین صاحب "	۱ — ۱۲
اہلیہ صاحبہ خواجہ عبدالعزیز صاحب ڈار	۶
چوہدری محمد اعظم علی صاحب دارالرحمت شرقی	۶ — ۵۰
چوہدری غلام رسول صاحب چیمہ ربوہ	۲
پیر معین الدین صاحب بچوں کی طرف سے	۱۶
چوہدری غلام محمد صاحب گوٹھ چوہدری غلام محمد سندھ	۶
سید محمود عالم صاحب ربوہ	۶ — ۵۰
کفیل الدین صاحب رحمن پور	۱۲
محمد دلاور حسین صاحب ماحسن گکھڑی شاہ پورہ	۷
مرزا محمد اسماعیل صاحب بلوچستان	۲۰
قاضی نذیر محمد صاحب چک چٹھہ گوجرانوالہ	۶ — ۱۲
وارث کے فقیر یاسین صاحب مشرقی پاکستان	۳ — ۱۲
شیخ عبدالخالق صاحب دارالصدر غربی	۶ — ۷۵
والدہ صاحبہ "	۶ — ۷۵
محمودہ ثروت صاحبہ	۶ — ۷۵
ملک عبدالمجید صاحب گولبازار ربوہ	۷
استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ ربوہ	۶
چوہدری عبدالحق صاحب پنڈی بھاگو سیالکوٹ	۶
محترمہ صغریٰ بیگم صاحبہ زوجہ "	۶

نام	ادائیگی
شیخ عبدالعزیز صاحب ڈسکہ	۳۰
ملک غلام نبی صاحب ڈسکہ	۱۲
راجہ محمد ابراہیم صاحب خادم ضلع جہلم	۶
عبدالرحیم صاحب چک ۹۲/۱۲ ضلع سرگودھا	۶
محمد لطیف صاحب علی پور ضلع ملتان	۳۰
روشن دین صاحب گگ ضلع گجرات	۱۲
بذریعہ بابو محمد عثمان صاحب تھور	۱۱
محمود احمد صاحب قمر سیالکوٹ	۱۱
غلام محمد صاحب بجویہ بیگم پورہ	۶ — ۱۰
ڈاکٹر حبیب اللہ صاحب گکھڑ	۶ — ۱
بذریعہ چوہدری عنایت اللہ صاحب امیر جماعت بہلولپور	۵۶
مولوی فضل الدین صاحب بستی رام سنگھ ملتان	۱۶
چوہدری فرزند علی صاحب نمبردار ضلع منٹگمری	۶
حکیم شمیم حسین صاحب وزیرآباد	۴۰
ماسٹر محمد ابراہیم صاحب دہلی دروازہ لاہور	۴
صوفی علی محمد صاحب بے گکھاں والی	۶

ناظم مال وقف جدید
انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

وعدہ جات چندہ وقف جدید سال چہارم

مندرجہ ذیل احباب نے اضافہ کے ساتھ اپنے وعدے ارسال کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین (ناظم مال وقف جدید)

نام	وعدہ
ملک عبدالرحمٰن صاحب رئیس قصور	۳۱۰
ملک عبدالحق صاحب قصور	۳۵
رحمت اللہ خان صاحب حلقہ نیلا گنبد لاہور	۵۸
حکیم سراج الدین صاحب بھاٹی گیٹ لاہور	۱۱۵
پیرزادہ محمود الحسن صاحب	

نام	وعدہ
خواجہ محمد شریف صاحب دہلی دروازہ لاہور	۲۵
میاں عبدالواحد صاحب "	۵۰
حافظ عبدالاکرم صاحب فضل ریڈیو "	۶۰
چوہدری عبدالسمیع صاحب چوہڑکانہ	۵۰
سید عبدالغنی شاہ صاحب بنگری ایجنسی ربوہ	۴۵
پہلوان عبدالکریم بنگری ایجنسی ربوہ	۳۰

تصحیح } اخبار الفضل مورخہ ۴ جنوری ۱۹۶۱ء کے صفحہ ۶ پر جو فہرست شائع ہوئی ہے وہ نقد ادائیگی وعدہ جات کی ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں (ناظم مال وقف جدید ربوہ)

ولادت :- مکرم قریشی حبیب اللہ صاحب سیکرٹری مال محلہ دارالیمن ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ بچہ کا نام حضور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت "حفیظ اللہ قریشی" رکھا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین بنائے اور لمبی عمر عطا فرمائے آمین۔ (محمد عارف قاسم کارکن دفتر بیت المال ربوہ)

خانہ خدا کی تعمیر کیلئے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ ادا فرمانیوالے مخلصین کی فہرست نمبر ۳۰

ذیل میں ان مخلص بھائیوں اور بہنوں کے اسماء گرامی پیش کئے جاتے ہیں۔ جنہوں نے مسجد احمدیہ فرنکفورٹ (جرمنی) کے لئے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ تحریک جدید کو ادا فرمادیا ہے۔ دیگر مخیر احباب سے بھی درخواست ہے کہ وہ بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر ثواب حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

۳۰۲۔ محترمہ سردار بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ مختار نبی صاحب گوجرانوالہ شہر -/۱۵۰
۳۰۳۔ مکرم ملک سلطان محمد خاں صاحب کوٹ فتح خاں ضلع اٹک -/۱۵۰
۳۰۴۔ محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب کوئٹہ -/۱۵۰
۳۰۵۔ محترمہ خیرین حمید صاحب کراچی -/۱۵۰

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ضروری اطلاعات

۱۔ کلرک گریڈ ٹو۔ سٹیٹ بنک راولپنڈی } تنخواہ: ۹۰-۵-۱۰۰-۷½-۱۲۵-۷½-۱۷۵-۱۰-۲۲۵-۱۰-۲۵۵
گرانی۔ لوکل سواری الاؤنس بالترتیب -/۹۰، -/۱۲، -/۱
شرائط: فرسٹ و سیکنڈ ڈویژن میٹرک یا زیادہ تعلیم۔ عمر ۱۸ تا ۲۲ بصورت گریجوایٹ ۲۵ تک۔ درخواستیں ۲۵/۱ تک بنام منیجر سٹیٹ بنک پاکستان پوسٹ بکس ۳۳ راولپنڈی۔ فارم درخواست واپسی لفافہ ارسال کر کے طلب ہو۔ (پ۔ ٹ - ۱۵/۱)

۲۔ جونیئر آڈیٹرز } ابتدائی تنخواہ ۹۰ گریڈ ۸۵-۶-۱۱۵/۱۵/۲-۱۷۵/۱۰-۲۵ -/۱۰۹ - الاؤنس علاوہ۔
شرائط: پاکستانی۔ عمر ۲۵ تک کامرس گریجوایٹ۔ آڈٹ و اکاؤنٹس کے تجربہ والے کو ترجیح۔ درخواستیں ۲۰/۱ تک بشمول مصدقہ نقول اسناد بنام ڈائریکٹر آف کمرشل آڈٹ بلاک ۵ سینٹرل سیکرٹریٹ کراچی (پ۔ ٹ ۴/۱)

(ناظر تعلیم ربوہ)

دورہ انسپکٹر وصایا

سید ولایت شاہ صاحب انسپکٹر وصایا کو اضلاع لاہور، شیخوپورہ، لائلپور کے دورہ کے لئے بھجوایا جا رہا ہے۔ امراء و صدر صاحبان اور عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں گزارش ہے کہ شاہ صاحب موصوف سے ان کے کام میں تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ)

قابل تقلید نمونہ

سعید احمد خاں صاحب موصی نمبر ۱۲۸۸۴ کراچی نے جنوری ۶۱ء سے اپنی حصہ آمد وصیت بجائے ۱/۱۰ حصہ کے ۱/۶ کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز)

اعلان نکاح

مکرم ملک سمیع اللہ صاحب ولد مکرم ملک نصراللہ خان صاحب سکنہ لالہ موسیٰ کا نکاح منیرہ اختر بنت ملک سراج الدین صاحب ساکن سمبڑیال ضلع سیالکوٹ کے ہمراہ بعوض ۲۵۰۰ (اڑھائی ہزار) حق مہر مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس نے مورخہ ۱/۱/۶۱ کو پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ (پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ)

ضروریات زندگی کی قلّت اور گرانی دور کرنیکے لئے اقدامات

لاہور ۱۸ جنوری۔ حکومت پاکستان نے یہ اطلاعات جمع کرانے کا فیصلہ کیا ہے کہ بعض اہم اشیائے صرف کے بارے میں بازار کے رجحانات کیا ہیں اور وہ عوام کو آسانی سے ملتی ہیں یا نہیں تاکہ بازار میں ان کی قلت یا قیمتوں میں اضافہ روکنے کے لئے وقتاً فوقتاً اقدامات کئے جاتے رہیں۔

وزارت صنعت نے ایک گوشوارے کی شکل مقرر کر دی ہے۔ جس کے مطابق صوبائی حکومتیں قیمتوں اور رسد کے ڈپٹی اور اسسٹنٹ کنٹرولر انفارمیشن، انکوائری کے بورڈ اور صنعت و تجارت کے مختلف ایوان اپنی ماہانہ رپورٹیں بھیجا کریں گے جن اشیاء کے بارے میں رپورٹ بھیجی جائے گی۔ ان میں گرم مسالے، مصنوعی ریشمی کپڑا، کاغذ، ریزر بلیڈ، اسٹیشنری، بجلی کا سامان، المونیم کے برتن، کیمیاوی اشیاء، رنگنے اور چمڑا کمانے کا سامان، ہارڈ ویئر، عمارتی لکڑی، بلب، کلاک اور ٹائم پیس، بوٹ پالش، کپڑا دھونے کا صابن، سگریٹ اور دوسری ضروریات زندگی شامل ہیں۔

تجارت اور صنعت کے صوبائی سیکرٹری مسٹر امان اللہ خاں نیازی جنہوں نے اس کانفرنس میں حکومت مغربی پاکستان کی نمائندگی کی تھی اس نئے طریق کار پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ مرکزی اور صوبائی حکومتوں کی دلی خواہش ہے کہ عوام کو ضروری اشیاء زیادہ آسانی سے اور معقول دام پر ملنے لگیں۔ مختلف ذرائع سے موصول ہونے والی اطلاعات کے موازنہ کے بعد روزمرہ کے استعمال کی بعض اہم چیزوں کی قیمت اور رسد کے بارے میں صحیح صورت حال کا اندازہ لگ سکے گا۔ آپ نے کہا ضروری اشیاء کو ارزاں اور فراواں بنانے کی ہر امکانی کوشش جاری ہے اور اضلاع میں خوراک اور صنعت کے محکموں کے افسر قیمتوں اور رسد کی صورت حال کا مسلسل جائزہ لیتے رہے ہیں۔

محکمہ صنعت و تجارت کے سیکرٹری نے کہا کہ بہت سی چیزوں کے لائسنس خود بخود جاری ہونے کی وجہ سے ان کی رسد کی صورت حال بہتر ہو گئی ہے۔ اور جب اس پالیسی کے نتائج منظر عام پر آ جائیں گے تو یہ اشیاء زیادہ مقدار میں ملنے لگیں گی۔ اور ان کے دام بھی مزید کم ہو جائیں گے

چین آزاد کشمیر پر پاکستان کا حق تسلیم کرے گا

نئی دہلی ۱۸ جنوری۔ یہ خیال ظاہر کیا گیا ہے کہ اگر پاکستان اور کمیونسٹ چین نے سرحدی امور کے بارے میں کوئی بات چیت شروع کرنے کی کوشش کی تو بھارت ان دونوں سے احتجاج کرے گا۔

ٹائمز آف انڈیا نے لکھا ہے "پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر نے حال ہی میں سرحدوں کی نشان بندی کے بارے میں کمیونسٹ چین کی درخواست منظور کرنے کا جو انکشاف کیا ہے۔ اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ چین ۱۹۴۷ء کے معاہدہ الحاق کی رو سے قانونی طور پر کشمیر پر بھارت کی حاکمیت کو تسلیم نہیں کرتا۔ ان اطلاعات میں کہا گیا ہے کہ روس کے برعکس چین نے کبھی مثبت طور پر کشمیر پر بھارت کی قانونی حاکمیت کو تسلیم نہیں کیا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی چینی حکومت نے کبھی یہ نہیں کہا کہ وہ بھارت کی پوزیشن کو تسلیم نہیں کرتی۔ یہ حقیقت کہ چین پاکستان کے ساتھ سرحدی بات چیت شروع کرنے کو تیار ہے اس نئے زاویہ نظر کا ایک "واضح ثبوت" ہے جو اس کے پہلے رویّے سے کم از کم جزوی طور پر برعکس ہے۔

بھارتی اخبارات نے مزید لکھا ہے کہ چین نے پاکستان سے اس مسئلے پر بات چیت کرنے پر جو رضامندی ظاہر کی ہے وہ درحقیقت آزاد کشمیر پر پاکستان کے قبضے کو تسلیم کرنے کے مترادف ہے۔

کشمیری مہاجرین کو اختر حسین کی یقین دہانی

گوجرانوالہ ۱۸ جنوری۔ وزیر امور کشمیر مسٹر اختر حسین نے کل یہاں کشمیری مہاجرین کو یقین دلایا کہ حکومت انہیں باوقار اور بہتر روشن مستقبل دلانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرے گی۔ مسٹر اختر حسین کل تیسرے پہر جہلم سے یہاں پہنچے تھے۔ انہوں نے کشمیری مہاجرین کے لئے مجوزہ بستی کی جگہ کا بھی معائنہ کیا جو گوجرانوالہ سے سات میل دور ہے۔

عالمی بنک کے ۶ اور ماہر کراچی پہنچ گئے

کراچی ۱۸ جنوری۔ عالمی بنک کے وفد کے باقی چھ ارکان کل یہاں پہنچ گئے ہیں۔ مشن کے قائد ڈاکٹر سر لڈ مارٹن اور ایک اور رکن مسٹر روڈولف میلوزی پہلے ہی پاکستان میں ہیں اور وہ منصوبہ بندی کمیشن اور متعلقہ مرکزی وزارتوں سے دوسرے پانچسالہ منصوبہ کے لئے غیر ملکی امداد کے بارے میں ابتدائی بات چیت کر چکے ہیں۔

الفضل سے خط و کتابت کرتے

وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

ہم ایک ایسا آئین بنانا چاہتے ہیں جو مضبوط اور مستحکم حکومت قائم کرنے میں معاون ہو ——— صدر پاکستان

بون ۱۸ جنوری۔ صدر محمد ایوب خاں نے کہا ہے پاکستان کو ایک لمبی مدت کے صنعتی پروگرام پر عملدرآمد کے لئے نہ صرف اپنے ملک بلکہ ساری دنیا کے لئے طویل عرصے تک امن اور استحکام کی ضرورت ہے۔ پاکستان کی داخلہ اور خارجہ پالیسیاں اسی مقصد کے حصول کے لئے بنائی گئی ہیں۔

صدر پاکستان کل ایک لنچ کے موقعہ پر تقریر کر رہے تھے جو مغربی جرمنی کے چانسلر ڈاکٹر ایڈ نائر نے ان کے اعزاز میں دیا تھا۔ اس سے پہلے صدر ایوب خاں نے ڈاکٹر ایڈ نائر سے ان کی سرکاری رہائش گاہ پر بات چیت کی۔

صدر پاکستان نے کہا "پاکستان اس مقصد کے حصول کے لئے آزاد دنیا کے ساتھ دفاعی معاہدوں میں شریک ہوا ہے۔ پاکستان ایک نیا ملک ہے اور اسے اپنے محدود وسائل سے کام لے کر نظم و نسق کو منظم کرنا تھا۔ پاکستان کو ایک اور بڑی مشکل یہ پیش آئی کہ اسے نوے لاکھ سے زائد مہاجروں کو آباد کرنا تھا۔ جو سرحد کے اس طرف سے بڑے اندوہناک حالات میں پاکستان آئے تھے۔ پچھلے دو سال میں انقلابی حکومت نے مادی اور اخلاقی ترقی کی راہ میں آگے بڑھنے کے لئے اپنی بہترین کوششیں صرف کر دیں۔ انہیں اس بات کا پوری طرح احساس ہے کہ پاکستان نے اب تک جو وقت ضائع کیا ہے اس کی کمی اس وقت تک پوری نہیں ہو سکتی جب تک کہ ہر سطح کے لوگ مکمل تعاون اور ذمہ داری کے ساتھ کام نہ کریں اس لئے انہوں نے بنیادی جمہوریتوں کا نظام قائم کیا تاکہ تمام لوگ اس میں شریک ہو سکیں۔

پاکستان کے لئے مغربی جرمنی کے وظیفے

بون ۱۸ جنوری۔ کونگز واٹر کے میئر نے پاکستانی طالب علموں کے لئے پانچ پانچ سو مارک کے دو وظیفوں کا اعلان کیا۔ یہ اعلان اس وقت کیا گیا۔ جب صدر محمد ایوب خان شہر کی "زریں کتاب" پر دستخط کر رہے تھے۔ میئر نے صدر کا خیر مقدم کرتے ہوئے ان اصلاحات کی تعریف کی جو صدر ایوب خاں نے پاکستان میں نافذ کی ہیں۔

کشمیری مہاجروں کے لئے مجوزہ بستی

گوجرانوالہ ۱۸ جنوری، امور کشمیر کے وزیر مسٹر اختر حسین نے بتایا ہے کہ جموں و کشمیر کے جو مہاجر گوجرانوالہ کے مختلف کیمپوں میں مقیم ہیں ان کی مستقل آبادکاری کے لئے حکومت ایک نئی بستی بسانے کے منصوبے پر غور کر رہی ہے مسٹر اختر حسین شوگر ملز راہوالی کے قریب موضع ڈھنگیر انوالی بھی گئے جہاں مہاجروں کی نئی بستی بسانے کے لئے تقریباً ۵۵ ایکڑ رقبہ مخصوص کر دیا گیا ہے۔ اس موقعہ پر جموں کشمیر مسلم کانفرنس ضلع گوجرانوالہ کے صدر سردار محمد ممتاز کی قیادت میں ایک وفد نے وزیر امور کشمیر کا استقبال کیا اور ان سے استدعا کی گئی کہ مہاجروں کے لئے جو بستی بسائی جائے وہ گوجرانوالہ شہر سے بہت قریب ہونی چاہیئے تاکہ غریب مہاجر مزدوری اور کاروبار کے لئے آسانی سے شہر جا سکیں وفد نے درخواست کی کہ یہ بستی شیخوپورہ روڈ کے قریب زمین کے ایک بنجر قطعہ پر بنائی جائے۔ کیونکہ یہ جگہ شہر کے کارخانوں سے قریب ہے۔ مسٹر اختر حسین نے وفد کو یقین دلایا کہ وہ ان کے مطالبہ پر ہمدردانہ غور کریں گے۔

مشرقی اور مغربی بنگال میں ریل چلانے پر اعتراضات

نئی دہلی ۱۸ جنوری، حکومت مغربی بنگال نے بھارت اور پاکستان کے درمیان ریل کے مجوزہ سمجھوتے کے بارے میں جو اعتراضات پیش کئے ہیں۔ بھارت اور دولت مشترکہ ریلویز خزانہ اور داخلہ کی وزارتوں کے اعلیٰ افسر عنقریب ایک اجلاس میں ان پر غور کریں گے۔ مغربی بنگال کے وزیر اعلیٰ ڈاکٹر بی سی رائے نے حال ہی میں یہاں بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو سے اس مسئلے پر تبادلہ خیال کیا۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر رائے نے یہ دلیل پیش کی ہے کہ مجوزہ سمجھوتے سے بھارت کے مقابلہ میں پاکستان کو زیادہ فائدہ پہنچے گا۔ مغربی اعداد و شمار کے مطابق پاکستان کے ایک حصے سے دوسرے حصے تک ریل چلنے کی سہولت کے علاوہ اس سے پاکستان بھارتی باشندوں سے مشرقی پاکستان کے راستے کلکتہ سے آسام اور تری پورہ میں مختلف مقامات تک سفر کے اخراجات کی طور پر کافی رقم وصول کر سکے گا۔

مغربی جرمنی پاکستان کو ۱۵ پندرہ کروڑ مارک کا قرضہ دے گا

جرمن صنعتکاروں سے صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی بات چیت

بون ۱۹ جنوری، کل ایک مشترکہ اعلان میں بتایا گیا کہ مغربی جرمنی نے پاکستان کو پندرہ کروڑ مارک کا قرضہ دیا ہے یہ لمبی مدت کا قرضہ ہوگا۔ اور اس قرضہ کی رقم پاکستان کے دوسرے پنجسالہ منصوبہ کی مدت کے دوران پاکستان کے ترقیاتی منصوبوں پر صرف کی جائے گی۔

دریں اثناء صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے کل صبح بون سے قدیم صنعتی شہر کولون پہنچ کر جرمن صنعتوں کی فیڈرل ایسوسی ایشن کے نمائندوں سے بات چیت کی۔ یہ ایسوسی ایشن کولون میں اٹھانوے فی صد صنعتوں کی نمائندگی کرتی ہے۔

صدر پاکستان نے جرمن صنعتکاروں کو غیر ملکی سرمایہ لگانے کے بارے میں حکومت پاکستان کی پالیسیاں سمجھائیں اور بتایا کہ پاکستان میں لگایا جانے والا سرمایہ اور منافع واپس لے جانے کی اجازت ہوگی۔ صدر نے کہا دوسرے ترقی پذیر ملکوں کی طرح پاکستان کو بھی لمبی مدت کے قرضے کی بنیاد پر مشینری کی ضرورت ہے۔ حکومت پاکستان پاکستانی صنعتکاروں کے ساتھ مل کر کام کرنے کے لئے جرمن سرمایہ کاروں کی حوصلہ افزائی کرے گی۔ آپ نے یقین ظاہر کیا کہ جرمن صنعتکار بھی ایسے ملک میں سرمایہ لگانا پسند کریں گے۔ جہاں مستحکم حکومت قائم ہے اور جہاں صنعتی ترقی کے لئے ضروری ڈھانچہ قائم کیا گیا ہے۔

ایسوسی ایشن کے غیر ملکی تجارت کے شعبہ کے سربراہ مسٹر یوڈن نے صدر پاکستان کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا پاکستان کو دوسرے ترقی پذیر ملکوں کی طرح تین مسائل درپیش ہیں۔ پہلا مسئلہ ملک میں صنعتی ترقی کے لئے لمبی مدت کے قرضے دینے کے بارے میں ہے دوسرا مسئلہ پاکستان اور جرمن صنعتکاروں کے درمیان مشترکہ طور پر کارخانے قائم کرنے سے متعلق ہے۔ مسٹر یوڈن نے کہا پاکستان کے سامنے مسئلہ یہ ہے کہ اس کی ترقی کی رفتار کو تیز کیا جائے۔ اور وہ صنعتی ترقی بہت کم مدت میں حاصل کی جائے جو جرمن صنعتکار ایک سو برس میں حاصل کر پائے ہیں۔ اس کے لئے خاص کوشش کی ضرورت ہے۔

ریڈیو پاکستان کے نمائندے نے بتایا صدر پاکستان سے ڈیڑھ گھنٹے کی بات چیت کے دوران میں جرمن صنعتکاروں کے قرضوں کی واپسی کے امکانات، غیر ملکی سرمایہ کاروں کے تحفظ اور مشترکہ سرمایہ سے قائم کئے گئے کارخانوں کا نظم ونسق سنبھالنے کے بارے میں پاکستانی صنعتکاروں کے کسی نامناسب فیصلے کے خلاف تحفظ کے سلسلے میں وضاحت چاہی۔ وہ پاکستان کے لئے چھوٹی اور اوسط درجے کی صنعتوں کے امکانات بھی معلوم کرنا چاہتے تھے اس کے علاوہ پٹ سن کی یورپی صنعتوں کو خام پٹ سن سپلائی کرنے کے امکانات پر بھی بات چیت ہوئی۔

مغربی جرمنی کے صدر نے کل رات صدر ایوب کے اعزاز میں دعوت دی۔ اس موقعہ پر صدر پاکستان نے کہا "حق خودارادیت سے کشمیر۔ اور دوسرے علاقوں کے مظلوم عوام کی محرومی ساری دنیا کے ضمیر پر ایک بدنما داغ ہے اور سائنس ٹیکنالوجی یا دوسرے شعبوں میں کوئی ترقی اس داغ کو دھو نہیں سکتی"۔ صدر ایوب نے کہا "خودارادیت انتہائی گراں قدر حق ہے جس کے لئے انسانیت عظیم قربانیاں پیش کرتی آئی ہے"۔

سید محمد عبداللہ صاحب کی وفات

میرے ماموں زاد بھائی سید محمد عبداللہ صاحب برادر اکبر مکرم سید عبدالرحمٰن صاحب آف امریکہ مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۶۱ء بروز جمعہ ۹½ بجے صبح حرکت قلب بند ہونے سے قریباً ۷۰ سال کی عمر میں لاہور میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ انہیں صحابہ حضرت مسیح موعودؑ میں شمولیت کا شرف حاصل تھا۔

ان کا جنازہ بذریعہ ایمبولنس کار ربوہ پہنچایا گیا جہاں مورخہ ۱۴ جنوری کو بعد نماز ظہر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے نماز جنازہ پڑھائی اور کندھا بھی دیا بعد ازاں مرحوم کی نعش کو قبرستان عام میں دفن کیا گیا۔ آپ نے تین لڑکیاں اور دو لڑکے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور درجات بلند فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

سید محمد سعید سلیم

دارالتجلید اردو بازار لاہور

مکرم منشی عطاء اللہ صاحب خوشنویس کی وفات

میرے بڑے بھائی منشی عطاء اللہ صاحب خوشنویس مورخہ ۱۷/۱/۶۱ کی صبح کو لاہور میں ۶۵ سال کی عمر میں وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم نہایت نیک مخلص سیرت اور دمرنجاں مرنج بزرگ تھے۔ موصی تھے۔ ان کا جنازہ شام کو ربوہ لایا گیا اور اگلے روز مورخہ ۱۸/۱/۶۱ بعد نماز ظہر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے نماز جنازہ پڑھائی اور کندھا بھی دیا بعد میں ان کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔

مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ اور تین لڑکے (سارجنٹ ضیاء اللہ۔ خالد لطیف اور جاوید برکت) اور ایک لڑکی چھوڑی ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت کرے اور درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

حکیم یوسف علی

(مالک دواخانہ مفرح حیات فلیمنگ روڈ لاہور)

برطانیہ میں کونسل آف سٹیٹ کا قیام

لندن ۱۹ جنوری۔ ملکہ الزبتھ نے شاہی خاندان کے چھ افراد پر مشتمل ایک کونسل آف سٹیٹ مقرر کردی ہے اس کا اعلان آج لندن گزٹ میں کیا گیا ہے یہ کونسل ملکہ اور ڈیوک آف ایڈنبرا کے سفر پاکستان و بھارت کے اثناء میں شاہی فرائض سرانجام دے گی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴